

REGISTERED NO. 783
سنہ ۱۹۳۱ء
LUCKNOW
1931
OUDH PUNCH
1931

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں ادھر ادھر کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ بیہودہ جھگڑے نہیں ہوتے۔ ... مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ... [illegible] ... کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ... ہے۔ ... کی تقلید میں ... [illegible] ... سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور نہ کیجئے۔ ... [illegible] ... سیاسی ... [illegible] ... نہیں ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) ... شاگردان مدارس ... سالانہ قیمت میں ... رعایت کیا جاتیگی ... سالانہ قیمت لی جائے گی۔ ... ضروری ہے۔

(۳) ... [illegible] ... سالانہ قیمت ہے۔

(۴) ... [illegible] ...

(۵) ... [illegible] ...

(۶) ... [illegible] ...

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱ نمبر ۴
مضامین
۲ نومبر ۱۹۳۲ء

اسیرِ زلفِ سیاہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی پر وہ صاحب اپنا فقرہ دوہرا کے اور سب کے سب ہنسی سے دوہرے ہوئے جاتے تھے۔ پھر اسی طرح کا سوال جیب کی طرف سے ہو جاتا۔ ہاں بھئی، جمعہ کے دن جو تم نے حد درجہ فلسفیانہ بات کہی تھی وہ کیا تھی؟" اب دوسرے صاحب کو اظہارِ قابلیت کا موقع مل جاتا تھا۔ یہاں بھی وہی "تمرا جامع بگوییم" تو مرا قاضی بگو" کا سلسلہ جاری رہتا تھا اور ہر ایک کو اس کا موقع دیا جاتا تھا کہ وہ اپنے متعلق جی بھر کے گفتگو کر سکے۔

اسی درمیان میں مسٹر ارنسٹ بوائڈ آ گئے۔ اور انھیں کے ساتھ جا بیٹھے۔ مجھے اس کا یقین ہے کہ ان لوگوں کو مسٹر بوائڈ کا آنا ناگوار گزرا۔ مسٹر مین والے جلسے میں انھیں حضرت نے سب سے زیادہ قربان گیت گائے تھے۔ اسلیے ان سے یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی کہ انگلو کوئن پارٹی والوں کی گفتگو کی وہ قدر کر سکیں گے۔ مگر وہ بھی سب سے زیادہ زور سے ہنستے تھے۔ بلکہ وہ تو ایسے موقعوں پر بھی جلس پڑتے تھے جبکہ دوسرے لوگ نہایت ہی سنجیدہ چہرہ بنائے ہوئے تھے۔ غالباً اسی کا نتیجہ تھا کہ سب نے انھیں مجلس سے نکال دیا تھا۔ خیر۔ ان سب نے مجھے بٹھایا اور ایک صاحب نے اپنی مشہور سیاحت یورپ کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھیں اس

سفر میں بڑا لطف آیا تھا۔ وہ بتاتے تھے کہ وہ جس جس ملک یا شہر میں جاتے تھے ہوٹل میں پہنچتے ہی سب سے پہلے خلوت کے گوشہ میں ایک جگہ بیٹھ جاتے تھے۔ اور آپس میں کوئی نہ کوئی کھیل کھیلنے لگتے تھے۔ اور ایک دوسرے سے انگلو کوئن کی مجلس کا ذکر کرتے رہتے۔ اور پچھلے واقعات یاد دلاتے رہتے تھے۔ واقعی یہ ان عظیم الشان شخصیتوں کی کتنی بڑی خوبی ہے کہ انھیں اپنے نفس کے علاوہ دنیا کی کسی چیز کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی تھی۔



بالآخر نیو یارک کے تمام بڑے بڑے ناقدین آ کے جمع ہو گئے

بہر نوع مسٹر لیتا نڈ اس سلسلے میں پوچھ بیٹھے کہ "آپ حضرات اپنے دوران سفر میں یورپ کے کن مشہور ادیبوں سے ملے؟" یہ میں نے پوچھ تو لیا لیکن ہے کہ یہ بھی دراصل میں مسٹر بوائڈ کو گفتگو کرنے کی تحریک جو اب دے رہے ہیں۔ اسلیے کہ وہ سلسلۂ گفتگو میں برابر اسی طرح کے سوالات کرتے رہتے جن کا اکثر کوئی جواب دیا ہی نہ جاتا تھا۔

بہر حال ان مشاہیر میں سے ایک صاحب نے یہ بتایا کہ ان کے پاس مسٹر جیمس جوائس کے نام ایک تعارفی خط تھا۔ لیکن انھوں نے اس خط کو ان کے پاس لیجانے کی زحمت گوارا کی اول تو مسٹر جیمس جوائس ان سے ناواقف نہ تھے۔ دوسرے ایسے شخص سے ملنے کا کیا فائدہ تھا جو یہ جانتا ہو کہ انگلو کوئن کون سی بلا ہے؟ عجب نہیں کہ مسٹر جیمس جوائس یہ سمجھتے کہ انگلو کوئن قدیم امریکہ کے کسی غیر مہذب قبیلے کا نام ہے۔ مسٹر بوائڈ بھلا ایسے موقع پر کہاں چوکنے والے تھے۔ جھٹ سے بول اٹھے "درست ہے بھئی۔ ذرا جا کے مل تو آئے ہوتے۔ ممکن تھا کہ مسٹر جوائس کوئی نئی بات کہتے!"

اس پر لوگوں نے مسٹر بوائڈ کو یہ بتایا کہ بہر حال جب ان سے کسی نئے آدمی سے ملاقات ہوتی ہے تو محض اسلیے کہ وہ ان کے فقروں پر ہنس سکے انھیں اپنی تمام تلمیحات سمجھانا پڑتی ہیں اور اسیں بڑا وقت ضائع ہوتا ہے۔ مجھے تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اگر یورپ والے انگلو کوئن کے دربار کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے تو آخر انگلو کوئن کے دربار کو انھیں جاننے کی کیوں فکر ہو؟ چنانچہ یہ تمام مشاہیر جیسے گئے تھے ویسے ہی واپس چلے آئے۔ ان کے پیچھے دنیا میں سب سے بہتر جگہ انگلو کوئن ہی ہے۔ البتہ یہ عجیب بات ہے کہ انگلو کوئن والی مثل ان کے اوپر صادق نہیں آتی۔ بلکہ معاملہ بالکل برعکس ہے!

جین ڈی وحشی نے پورا جوڑ ختم کر لیا تھا۔ اب وہ پولیس کا جین میں نے ایک دن کے لیے ذہین بنا رکھا وہ ایسی باتیں کافی مقدار میں سن لیں۔ اسلیے میں اپنے ایک دوست کو ڈھونڈنے جاتی ہوں جو اپنے متعلق صرف بہت کم گفتگو کرتے ہیں۔ مجھے ان سے بہت ہی ہمدردی ہوتا ہے!

میں ڈی وحشی کے چلے جانے سے بہت خوش ہوئی

اسلیے کہ ان کے جاتے ہی ایک ایسی بات ہوئی
جس کی وجہ سے مجھے شروع میں جیسا تو مزور ہوا مگر
بعد میں وہی میری زندگی کا سب سے زیادہ باعث لطف
و مسرت واقعہ بن گئی۔ ہوا یہ کہ مسٹر ہو آن کی نظر اتفاقاً
میری طرف دیکھا میں فوراً مسکرا دی بس اتنی سی بات پر
وہ بیدی گول میز کو مخاطب کر کے بولے حضرات آپ
لوگ ہر ہفتہ ایک شوقیہ ڈیری [illegible]
ڈھونڈا کرتے ہیں۔ آپ کی میری باری [illegible]
اپنی [illegible] میں ایک ایسی خاتون ڈھونڈ لایا ہوں
جو بیک وقت ڈیری بھی ہو [illegible] بھی
اور کلو پٹرا بھی۔ اس پر کیا آپ لوگ
اسکی اجازت دیجیے گا کہ میں آپ سب کو ان
کی خدمت میں پیش کروں [illegible]
[illegible] کرتے تھے
اسپر لوگ بہت [illegible] ہوئے تھے مگر
اس تقریر کو سنتے ہی [illegible] اور سب ایک
ساتھ بول اٹھے۔ ہاں ہاں۔ کیا سچ
ہے؟ اسپر مسٹر ہو آن میری میز تک
تشریف لائے اور مجھے اپنے ساتھ لیکے
اور ایک ایک سے میرا تعارف کرایا۔ انہیں
سے اکثر نے مجھ سے صاحب سلامت
کی اور بعض نے گفتگو بھی۔ البتہ سب نے
بالاتفاق مجھے اس امر کی اجازت دیدی
کہ میں انکی میز پر [illegible]
مسٹر [illegible] نے میرے اندازے سے محسوس کیا
کہ میں ان لوگوں کی گفتگو [illegible]
ہوں۔ اسپر [illegible] ایک صاحب نے فرمایا کہ تم
ویسی ہی عورت نہیں ہو جیسی صورت سے معلوم ہوتی
ہو۔ اسلیے تم روزانہ ہمارے ساتھ آ کے لنچ کھایا کرو۔
انھوں نے مجھ سے برابر اسی طرح کی گفتگو کی کہ اگر مجھے میں
انکے "تجزیہ نفس" کی شریک ہوں تو مجھے مطلق عجب
نہ ہوگا۔ جب میں نے مس ڈوروتھی سے اپنا یہ خیال
بیان کیا تو وہ کہنے لگیں کہ اگر کہیں ایسا ہو جائے تو
پھر میاں مجھے کے دل ہی ٹھیک ہو جائیں مگر کوئی [illegible]
[illegible] تو ہو نہیں کہ کوئی [illegible] ایسا ہی [illegible]

ان بڑے میاں کو [illegible] کا بھی دل چاہتا ہے مگر [illegible]
کی باتوں سے مجھے امید سی ہو گئی ہے [illegible] ہیں کہ
مجھ بھی [illegible] میاں کسی خاص [illegible] کا سبب ہی سکے۔
اس لنچ کے بعد جو دوسری بات مجھ کو یاد ہے وہ
یہ تھی کہ میں لوسی اسٹون لیگ کی ممبر [illegible] ہوگئی
کہ میں شادی کے بعد بھی اپنے کنوارپنے کا نام باقی رکھوں
عورت کے کنوارپنے کے نام میں [illegible] تقدس ہوتا ہے۔
جہاں اس نے شوہر کا نام استعمال کرنا شروع کیا اور
اسکی شخصیت غائب ہو گئی۔ اسکے علاوہ جب کوئی عورت



وہاں تو جو سب سے پہلی بات مس ڈوروتھی کو یاد ہے......"

اپنے اصل نام کو باقی رکھتے ہوئے ہوٹلوں کے [illegible]
دیتی ہے تو لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ کوئی بڑی آدمی ہوگی۔
سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جہاں کنوارپنے کا نام رکھنے کے شرف
حاصل کیا جا سکتی ہے وہ کوئی نیا ہوٹل ہے۔ مگر شرط یہ ہے
کہ شوہر بھی ساتھ ہو۔ اسلیے کہ جہاں ہوٹل کے منشی کو یہ
معلوم ہوا کہ ایک عورت کنوارپنے کے نام کے ساتھ ایک
مرد کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہنا چاہتی ہے تو وہ [illegible]
پوچھتا ہے کہ یہ کیا اسرار ہیں؟" پھر اس کے سمجھانے [illegible]

اس سے شاید یہ ظاہر کرنا ہے کہ [illegible] ہوٹل [illegible]
بات مشہور ہو جاتی ہے اور ہر شخص اسکو [illegible]
[illegible] سمجھنے لگتا ہے۔
لیکن ڈوروتھی نے کہا [illegible] کام کرنا۔
لوسی اسٹون لیگ کی اکثر ممبر ہوٹل کے منشیوں کو پریشان
نہیں کرتی ہیں۔ بلکہ [illegible] ہوٹلوں میں نوجوانوں کے ساتھ
محض شادی ہی کی وجہ سے [illegible] ہیں۔ لیکن اگر تم اپنے
میاں کے ساتھ کسی ہوٹل میں جا کے اپنے اصل نام سے
قیام کے لیے کمرہ طلب کرو گی تو ہوٹل کا منشی ضرور شبہ
[illegible]
مگر میں تو [illegible] معاملے میں مس ڈوروتھی کی سی
عورت کی رائے پر عمل نہیں کرتی۔ اسلیے میں
لوسی اسٹون لیگ کی ممبر ہو گئی۔ اب میں
اپنی کتاب اپنے ہی نام سے لکھ سکتی ہوں اسلیے
میری شخصیت میرے ہی نام سے ظاہر ہوگی
اور میرے شوہر کا نام [illegible] ہو گا۔

باب سوم

جب میں [illegible] ہو گئی تو میں نے
طے کیا کہ میں ادب کی مصنفہ بنوں گی جو تحریر
کرنے کی وجہ سے دنیا کو جیسی کی تیسی رہنے
دیتی ہیں بلکہ میں [illegible] کوئی ایسا سبق دوں گی
جسکی وجہ سے وہ پہلے سے کہیں اچھی ہو جائے
اس سلسلے میں [illegible] اچھا سبق یہ پیش
کر سکتی ہوں وہ میری پیاری [illegible]
کے سوانح زندگی ہیں۔ اسلیے میں نے انہیں کے
لکھنے کا ارادہ کر لیا مگر [illegible] شروع کر دینا
ضروری سمجھتی ہوں کہ مس ڈوروتھی کی زندگی
اسلیے نہیں پیش کی جاتی ہے کہ دوسری لڑکیاں اسکی تقلید کریں
بلکہ محض اسلیے کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ انہیں کن کن
باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سب سے پہلی بات جو ڈوروتھی
کے متعلق یاد رکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ [illegible]
[illegible] میں پیدا ہوئیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
شادی کسی [illegible] سے ہوتی ہے۔ (باقی آئندہ)

سفر غریب

از ... باقی

چھیاسا دکن کشور ے کے سیندے کی طرح کرپ ننھی
وہ میں دے کے گزرا ہوا ہے۔ گول کنڈے کا قلعہ اپنے
کسی قدیم بہتر جگہ ہے یہی وجہ ہے کہ ادھر تھا سال
گول کنڈے کی جو حیدرآباد کی بستی سے اچھی ہے۔
ہم نے بہار سرکاری مکان جو دیکھا وہ سادہ طرز کا
ہے گئے تھے اس خیال میں کہ وہاں کئی ایک اور غریب
کے گھر دیکھی نظر آئیں گی اُنکی شفقت کے معاملہ
انکے مہربانی کے حال ہم پر ظاہر ہونگے۔ انکے خدا
ہم کو بہانا تھا کہ افسوس آج تک ہم نے کچھ انکی
خدمت نہ کی۔ مگر وہ بارہ بہار ایک بیج گیا تھا ارد
غریب شاک رحول میں کھیل ہی تھی اور بیٹی کئی
تھیں ان میں سے اکثر بچی کو پیڑ دکھا کھیلنے کے لیے
چھوڑ گئے اپنے گھروں پر غالباً آرام کر رہی تھیں
صرف وہ ایک گرسیاں پڑی تھیں لیکن باہر بیٹھے
والے ٹھیک اسی طرح تشریف رکھتے تھے جیسے
پہرے دار دروازے پر بیٹھا اور کی غضب کے گھنٹے
صبح ہوتے گزر جاتے ہیں کے انتظار میں انکی زندگی کے
بسر کرتا ہے وہاں صاحب! تو مجھے اور ہالیف کے
کام میں جھگڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ کوئی ...

تو ہے نہیں کہ جس پہ اور ہم نیچے سے کان چڑی آواز
دشنائی دے۔ یہ کام فکر اور مطالعے سے تعلق رکھتا ہے۔
"اچھا تو پھر بیٹھ رہو اب ہوتی چاہیے نہیں
بیٹھے دونوں کا سر گھمائے لٹکر کی جیب میں ہاتھ کے
سہارے کسی کے پیرے پہ فرشتے نہیں لگا؟"
"جی اسکی کیا ضرورت ہے؟ سگریٹ کا دھواں
نیلا سا کی شعلہ فروزی سے جب ہوتا اور پیچیدہ علمی
مسائل کو بیٹھ میں بیٹھے اور ہنگ سے عقل کے فضا میں
پھیلا دیتا ہے۔ کیا یہ علمی شغل نہیں؟"
سوال نے مجھے بدحواس کر دیا ایک بہت بڑا
علم ہے جسکے ماہر ہمارے مترجم صاحب ہیں۔ جنکی
رسالہ میں گفتگو بہت ہوتی ہیں۔ علم الحرکت والسکون
بھی ہے۔ اور کبھی کبھی کتاب کے گننے کی صدا جو بلند ہوتی
ہے یہ مشغولیت تامّہ کی بیّن دلیل ہے۔"
"اچھا تو پھر۔ صرف نقصان بھی تھی ......"
خشخشی داڑھی۔ لکھنے والے صاحب انگریزی اخبار
کا مطالعہ جو فرما رہے ہیں۔ کیا یہ شغل بھی دارالترجمہ کے

فرائض میں داخل ہے۔ یہ تو ایک انگریزی روزنامہ ہے
ہے جس میں گول میز کی واہیات اور بیکار خبریں ہیں"
"ہاں جناب یہ بھی علمی کام ہے۔ یہ حضرات اپنے
اعمال میں بالکل آزاد ہیں اور اسلئے یہ کام ایک
عارضی کام ہے اور ٹھیکے پہ نہیں مالی طور پر نیلام
دیا جاتا ہے لہٰذا اس کا آہستہ آہستہ انجام پانا
عہدہ داروں کے واسطے مفید ہے۔ دیکھیے آپ اگر
گھنٹوں کے حساب سے ٹیکسی کا ڈی والے سے مزدوری
چکائیں تو سمجھ لیں کہ دیر میں منزل تک پہونچیگی"
"بے شک اب سمجھ میں بات آگئی۔ افسوس ہم نے
بھی کیا کُند طبیعت پائی ہے۔" الغرض خود ہی سائل
اور خود ہی مجیب ہونے کے بعد ہم نے "فراست" اور
"قیافے" کے فن سے ان عہدہ داروں کی علمی شانیں
جانچنی چاہیں۔ تو تجزیہ اور تصنیف کے جسری حیثیت
محسوس نہ ہوئی۔
ایک صاحب سے پوچھا کہ فلاں صاحب کیوں نہیں
تشریف لائے معلوم ہوا کہ قُبل جنبہ کے باعث کچھ

کلال دخانہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہاں آنے جانے کام کرنے کا وقت بھی کب معین ہے جو غیر حاضری کے وجوہ تلاش کیے جائیں۔

وہ ورق پڑھتے ہوئے کوٹھے سے نیچے اترے۔ وہ مرزا مرحوم کی کوٹھری میں پھر واپس آئے، غیر پرسلی حیثیت ترجمہ کرانے سے لگے اسسٹنٹ کو ترجمہ گئی ہیں مشغول پایا، زیر ترجمہ کتاب واصد ساکی شرح ... تھی۔ وہ گفتگو کے بعد ... صاحب مرحوم نے پوچھا۔ دیکھیں ہیں کیا دیکھا؟ ہم نے مسکرا کے جواب دیا کہ بس دیکھئے آپ کو دیکھا اور ... سے علیحدہ دیکھا۔ صرف اسی قدر پتا لگا کہ اردو کے ذوق سے یہ مقام بالکل خالی ہے۔ حالانکہ ... ہوں جنہیں علم اسدان کی پروا ہے۔

فرمایا وہ کون؟

ہم نے کہا اول تو اعلیحضرت ہیں جنکی زبان مبارک سے ... شناس ... مشغول کرنے والوں سے بھی کچھ نہیں ... اور سفارش کی ... تو ... کی بنتی ہوتی ... آئے ... ہوں ... حاصل ہے۔

سانی حالت میں جنکی ضرورت ... خاص کا مشغلہ ابتک جاری ہو۔ تیسرے آپ ہیں جنہیں اپنے کام سے کام ہے۔ ... جب دن سے ملاقات ہوگی۔

مرزا صاحب ... اچھا تو خوب ہے۔ یہ ریاست ہے یہاں ... آسان نہیں۔ ہر شخص کسی غرض کی ... رکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہم نے کہا حضرت ... شخص ... اور ... کر دیکھتے ہی کہ ... آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب ملا۔ آپ اپنے گھر ... کے زبان کھولنے کا اختیار ہے۔ مجھے تو ریاست نے اپنی پرورش و عنایت سے ایک کام سپرد کیا ہے ... ضعیف ہوں پھر بھی مصروف رہتا ہوں۔ پہلے میری حالت پر غور کر دیکھئے کہ میرے ... جو راستے میری نسبت ... قبول کر لوںگا۔

... زبان ... کشیدہ ... ۔ دیگر ... گفتم۔

شکر ہے کہ یہاں ... اور ... نہیں ... شام

...کا یہ بھی کہ یہاں ... زبان سے ... کے ... اور ... کی ... کا ... بھی ... آ ... ساتھ کی زبان بن سکتی ہے۔ اور ... کا ... ہوں ... کسی ... ترجیح نہیں دے سکتا۔

ان ایسے افراد ... جیسے ... بھی ... اور ... ہیں۔ لیکن ... کا ... جانے ... چاہیے یہاں کے ... کے لوگ بہت آسانی کے ساتھ اردو سیکھے ... کوئی صرف اردو جانتا ہے کوئی دقت نہ ... سمجھنے میں نہیں ہوتی۔ اس تجویز کی ... کی زبان اردو کبھی ... خلوص اور بے تعصبی کے ساتھ ... کی ... کی طرف سے ... گئی۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

نوٹس وراثت

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ضلع انگریزی

خفیفہ اجلاس جناب منصف صاحب بہادر ...

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ضلع انگریزی

وقت حاضری دس بجے سے چار بجے تک

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ضلع انگریزی

[illegible]



کھلاڑی جان بل

(حل..... الا بلا. صاحب کی ٹوپی میں کتّے کا پلّا)

"آپ نے دیکھ لیا تھا کہ اس جناب کی ٹوپی میں کچھ نہ تھا مگر سرے تماشائی بھائیو میرے کرتب دیکھنے کے لیے دیدۂ ظاہر کے سوا دیدۂ باطن کی بھی ضرورت ہے لیجیے نہیں تو اونچیل گارڈن ہے۔ اب بھی آپ کو شک ہے کہ ہندوستان کو کچھ ملے گا؟ ایسے ہی چند ہزاروں بھیجا و بانٹ لیتے کتے خصی بھی اچھا شغل ہے۔"


شاخ
دہلی - قنوج - حیدرآباد دکن
TRADE MARK
ٹریڈ مارک
ٹیلی فون
نمبر ۱۳۹
تاجروں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے

ظاہر نہیں ہوئی۔

یہاں کے مسلمان (ماشاءاللہ) نہایت خاموش اور الگ تھلگ رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں [illegible] ہندوؤں کی وضع قطع میں پائی اور پائی جاتی ہے۔ میل جول میں بھی ہندوؤں کی طرف بہ حیثیت عام مسلمانوں کے زیادہ مائل ہیں۔ کسی بڑے [illegible] کے سوائے تعصب مذہبی کی نسبت ہندوؤں کی زبان سے کوئی ایسی شکایت سنی گئی جیسی کا آجکل ہندوستانی اخبارات میں شور مچا ہوا ہے۔

یہاں کے ہندو اردو زبان کے استعمال میں کسی طرح یہاں کے مسلمانوں سے پیچھے نہیں۔ ان میں اردو یا فارسی جاننے والے اب بھی [illegible] اور کتاب کا ذوق رکھتے ہیں۔ برخلاف ان کے مسلمانوں کی حالت نہایت خراب ہے۔ انہیں اس کا فخر ہے کہ ہمارا دین ہمارا مذہب ہے۔ صاحب لوگوں سے زیادہ میل جول اور ملنسانیت کی بدولت بمبئی بلکہ لندن کے سیر سپاٹے نے انہیں روحانی اور اخلاقی خوبیوں سے عاری کر دیا اور یہ بالکل حق ہے کہ یہ اپنی خود غرضی میں پھنس کے رہ گئے۔ غیر [illegible] دکنی مسلمان رئیسوں سے بھی ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ان کے اوصاف حمیدہ ہم نے یہاں سے سنے ہیں جنہیں ہم مستند خیال نہیں کرتے لیکن وہ مسلمان جو دوسرے صوبوں سے آئے خصوصاً وہ کہ حصہ ہے جو یہاں ان سفارشوں کے ذریعہ یہ ملازمت [illegible] تمام سلطنت میں صاحب اثر ہیں ان کی مزاجی حالت کا اندازہ کچھ یہ ہے کہ جسے ہم بے کم و کاست آئندہ بیان کریں گے۔

نامہ نگار

پنچ ملی خدا۔ خدا ملی پنچ

تعجب۔

تعجب ایک انسانی خاصہ ہے۔ دیگر حیوانات کو اس خاصے میں کوئی حصہ نہیں ملا غیر متوقع امر پر بچہ [illegible] آنکھیں پھاڑ کے آتشبازی کے انار کی طرح پھٹ کے بجھ جانا حضرت انسان ہی پر ختم ہے لیکن انسانیت کے مقتضے سے اگر بعض اخبار نویس اس اتفاق و ثبات پر مطالبات کے متعلق متعجب ہیں جو گول میز کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلمانوں سے ظہور میں آئے تو یہ امر بے اصل اور مہمل لیڈر سر آغا خان کی ذات میں ظاہر ہوا تعجب نہ ہو اور اگر فطرت ہی میں تعجب داخل ہے۔

ہمیں بھی بڑے حاجی کی خلیفہ رسالت صادی پر تعجب ہوا تھا

ہمیں بھی مہاتما گاندھی کے بارے میں ایک جادو پر تعجب ہوا تھا کہ پہلے لوگ [illegible] اسی کو کہتے ہیں [illegible] کسی وقت وہ کہتے تھے [illegible] کے مرنے کے بعد ہی ان کے جوہر کھل گئے۔

ہمیں بھی یکایک ان کے لیڈر بن جانے پر تعجب ہوا تھا۔

ہمیں بھی مسلمانوں کی سادہ دلی پر تعجب ہوا تھا کہ

پرست ہماری صداقت کے لیے

سمن انفصال مقدمہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ مطابق [illegible] ۱۳۴۰ف

نمبر مقدمہ [illegible]

[illegible]

بنام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نسبت [illegible] کے (عام طور پر)

[illegible] نمبر [illegible]

بنام

[illegible]

سمن انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

کیونکہ حجت سے ایک فتاویٰ تائید کرنے والوں کی
آواز پر جمع ہوگئے حالانکہ انھیں میں کا ایک بڑا
مستند شاعر پہلے سے متنبہ کر چکا ہے کہ

ولکلاب العواء بحیل قوم
سیعلم یوم الجیب الکلاب

دیکھا یہاں کوئے جس قوم کے لیڈر ہوں وہ تو گئے
کی لاش کے گرد جمع ہوگی کدھر کو جائے گی (؟)

ہمیں علی سبیل التعارف لیڈری پر تعجب ہوا تھا کہ
جو شخص نہ ترجمہ جانتا ہی ہو نہ علی کی ہیج انگریزی کا
عالم ہے نہ اُسکے عقل سیاسی مسائل کو سمجھنے کی
قابلیت رکھتا ہے۔ ہمیں نے ہندوستانی مسلمانوں
کی بھلائی کے لیے آجتک کوئی کام کیا کس طرح اپنے
بھائی کا لیڈری میں وارث ہو، مگر اقبال پڑھ چکے ہیں

"ترے بیچ مری سوچیاں ہیں"

ہمیں بھی اس پر تعجب ہوا تھا کہ جس کی گنگم گنگا
رنبہ کی خدا گیا ہے یا انھیں مسلمانوں میں ان کے
ہم خیال ابھی تعداد رکھتے ہیں اور انھیں لیڈر
مان کے اپنے حکم پر تمام ہندوستانی مسلمانوں کو
قربان کر دینے کے لیے آمادہ ہیں۔

آپ جانئے جب تعجب ہی کا رواج سارے زمانے
میں ہو گیا عجیب بات نہ تھی اگر بڑے پیٹ والے
حاجی کی فرمائش پر ہندوستان کے ہر صوبے سے
بیت المقدس کی کانفرنس میں لوگ شریک ہونے
چلے جائیں۔ خصوصاً جبکہ فوائد کانفرنس بالکل
معلوم تھے اور معلوم ہوں بھی تو صرف مقدر کہ یہاں
کے مسلمان مقامی اسلامی اغراض کے واسطے ایک کانفرنس
کا اجتماع چاہتے ہیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ پچاس برس کے مسلسل زمانے میں
اسلامی قبضے سے بیسیوں ملک نکل گئے لیکن ہندوستانی
مسلمان بیرونی مسلمانوں کے کام نہ آسکے۔ بغیر خود بنا
کوئی بڑی بات نہیں۔ دوسرے خیرات بھی ہوا کی۔
مصیبت زدہ ممالک تک ہندی کی پوری کبھی نہ پہنچ سکی
[illegible] نے ہمیشہ ہمدردی کی رگ میں جنبش پیدا کی
اور اپنی تھیلیاں بھریں۔ چنانچہ حاجی صاحبان کی
مثال اس وقت بھی موجود ہے۔ بس کیا تعجب کی

بات نہیں کہ عدم استطاعت امانت کے باوجود
ہندوستان کے مسلمان بیوقوف کے بیوقوف
رہیں کسی کے کہنے سے کبھی ہجرت کر جائیں کبھی سارا
مال اپنا انکے حوالے کر دیں۔ کبھی ہندوؤں سے
خواہ مخواہ کی لڑائی مول لے کے صرف انھیں کو
لیڈر بنا دیں چاہے ملک تباہ ہو جائے اور اپنا بچہ
بازی ہے کر جگہ لے۔ جو شخص پیٹ کے دھیان
میں ہر وقت رہے، تو تجھ کو انھیں طفیلی بن کے دسترخوان
کی مکھی بنا۔ کل وہاں جھڑکی ہوئی تو وہاں جا پہنچے کو
ال گئیں۔ پرسوں شیخ رئیس نے دعوتی دکھائی۔
پرسوں بھوپال والے کے میز پر جا بیٹھا اور ایسی قسم کے
تذکروں سے جس کا کنکو کبھی خالی نہ ہو کیا تعجب
کی بات نہیں کہ قوم نے دیکھے ہیں ...... اشبع
اللہ بطنہ (خدا اس کا پیٹ بھرے) کی دعا بھی
ملک نہیں مانگی۔

آخر یہاں کے مسلمانوں کو ابھی تک یا حسب صورت
حال کی نادرستی پر کیوں تعجب نہ ہوا۔ اس خطرناک
سفرے ہیں پر مسلمانوں کے خود ساختہ یا حکومت
ساختہ لیڈر لندن میں اسلام ہند کے ساتھ کر رہے
ہیں۔ کیوں تعجب ہوا۔

ہمارے بڑے حاجی صاحب میاں بھائی
کے گھٹنے پر پیوند لگاتے اور حیاداری کا
ثبوت دے رہے ہیں اس پر کوئی تعجب
کرنے والا نہیں۔

شیر قالیچہ اسلام

"نوبختہ میاں"

"اگر من ضامنی بودم — الخ"

کیوں نہ ہو صاحب بڑھوں کی بڑی بات —
براڈکاسٹ میں تقریر کرتے وقت شیر قالیچہ اسلام ہز
ہائنس سر آغا خان یوں گرجے کہ اگر میں دنیا بھر کا
ڈکٹیٹر بنا دیا جاؤں تو ساری دنیا کے ہوائی جہازوں
کے پروں کی بڑی کاٹ دوں۔ نہ رہے بانس نہ بجے
بانسری۔ بس مستقل پولیس کی تو صورت دکھا گئی۔

باقی جو دو آپ جنگ جو زمانی کی ہواری تیاری میں
ایک عالمگیر پارلیمنٹ جو ہر ملک کا نمائندہ ہو گی بنایا جائے
ہمارے دوست آغا خاں کا خیال ہے تو بہت ٹھیک ہے
مگر ابھی انشاءاللہ میاں نے بھی نہیں کہا ہے۔ ابھی تک وہ ہی
کا حکم چال رہا ہے مگر وقت ویسی ہی جا کا گرہا جاتا ہے
خدا کے ہاتھوں میں رکھا ہے ہر شخص کو خونریزی کی تجویز
پیش کرنے کا حق پہنچتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ایک مسخرے جیسی عقل چھوٹے منہ بڑی بات
ہمارے دوست بھی کہتے ہیں انکے منہ سے ایسے بڑے
بول نکلنے تو کیا ہوئے تعجب ہے۔ لیکن اگر اچھا ہی تھا
کہ پیش نظر رکھ کے حضرت بعض کلمات اپنی تقریر میں
بڑھا دیتے تو پیرا نقص رہتی۔ اور اصل منشاء اس پیام
امن یا نوبختہ میاں کا معلوم ہو جاتا۔ بغیر اس
غرض کی تکمیل حرا ہمارے الفاظ میں دنیا تک پہنچ جانی
چاہیے۔

"اور ضیاء پارلیمنٹ آف دی ورلڈ میں قانون
پاس کرا دیا کہ ہر شخص ہندوؤں کی کمائی دولت کی سیر
تفریح میں صرف کرے۔ بڑھاپے میں ہوائی جہازوں سے
تو ڈرنا تانی بابا کی طرح۔ آب انگور کے تو ہر قسم کی
سی بیئے اور بہائے۔ ایک ایک گھڑدوڑ میں پاوڈی
لیجا کے اور گھر شاہر شخص پائے یا کم از کم پاوری خرید
نکالے ورنہ اسے دنیا میں رہنے کا حق نہیں۔"

بھلا دیکھئے تو کسی کہیں لیکن بھی ہو کہ شخصی اغراض
میں کبھی تصادم نہ ہو۔ اشخاص افراد سے مرکب ہو کے
قومیں بنتی ہیں لہذا قومی اغراض بھی چند ہی کے
کرنے میں دیکھے ہیں۔ قوموں کے اشتراک کا تو ہے ہر
جگہ کی جمہوریت موجود ہی آئی ہے۔ یہی جمہوری اغراض
بھی خواہ ہوں یہ ان کے خیال پر تصور کر کہیں اپنا ہوکے
گردن جھکا لیں۔ مگر کالوں نے بھی مدد کی تحقیقات
خونریزی پر مقصد ہو۔ پھر فرض کی بدعت کی بحث
تنخواہ پانچ کی تنخواہوں پر آملی کا جزو مقصد ہوتی
ہو۔ ہوا کا ئیں ہیں آگ نہیں کہ دہساں ہو کے کیا جاتی
خدا جانے سر آغا خاں تقریر کرتے وقت [illegible]
بیٹھے تھے یا دنیا ان۔ پا بیچا کا عدل [illegible]
خیال کر دیا اسلامی دکھانے والے تھے ہی ہیں بھولی تھی۔

جلد شانزدہم — رجسٹرڈ نمبر اے ۸۴۳ — ستمبر ۱۹۲۳ء

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جو علمی پہ

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا لغتہ کتاب کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازیبی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ۱ — منیجر اودھ پنچ لکھنؤ